اس دنیا میں ہماری تخلیق کا مقصد صرف یہی ہے کہ ہم اخلاص کے ساتھ، شرک کی گندگیوں سے اپنے آپ کو دور رکھ کر اللہ واحد کی عبادت کریں اور اپنی پوری زندگی اسی کی منشاء کے مطابق گزاریں اس کے احکام وفرامین پر پوری یکسوئی ودلجمعی کے ساتھ عمل پیرا ہوں، اللہ رب العالمین کا فضل واحسان ہے کہ اس نے ہمیں ایک بار پھر خیر وبھلائی اور نیکیوں کا یہ موسم عنایت کیا ہے تاکہ ہم اس میں زیادہ سے زیادہ اجروثواب حاصل کرسکیں، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ,,پوری زندگی خیر وبھلائی کے طلب کرنے والے رہو، اور رحمت الٰہی کی عطیات وبرکات کے (حصول کے لئے) اپنے آپ کو پیش کرو، بیشک اللہ تعالی کیلئے اس کی رحمتوں کے خزانے ہیں، اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے عنایت کرتا ہے، اور اللہ تعالی سے سوال کروکہ تمہارے شرمگاہوں کی ستر پوشی فرمائے اور خوف وہراس سے امن وسکون نصیب فرمائے،، (الصحیحہ :۱۸۹۰)

چونکہ ہماری زندگی بڑی مختصر ہے، اس کا ہر لمحہ اور گزرنے والا وقت بڑا ہی قیمتی ہے، اسے یوں ہی ضائع اور برباد کردینا غیر دانشمندی ہے، اس حیات مستعار کا ایک عظیم مقصد ہے، اور اس مقصد میں کامیابی کے لئے ہمیں سخت ضرورت ہے کہ حقوق وفرائض کی ادائیگی کے ساتھ ایسے بیش بہا بابرکت لمحات کی قدر ومنزلت کو پہچانیں، یقیناً ذی الحجہ کے ابتدائی دس ایام بڑے ہی بابرکت ہیں، جو عنقریب ہمارے سروں پر سایہ فگن ہونے والے ہیں،

عشرہ ذی الحجہ کی اھمیت وفضیلت

ان دس دنوں میں مختلف طرح کی عبادتوں کی بڑی فضیلت واہمیت ہے، اس کا سبب بیان کرتے ہوئے علامہ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: ,,عشرہ ذی الحجہ کی یہ امتیازی حیثیت اس بناپر ہے کہ اس میں مختلف قسم کی اہم عبادتیں جمع ہوتی ہیں، جیسے نماز، روزہ، صدقہ، حج، کسی اور جگہ میں ایسا اجتماع نہیں ہوتا،، (فتح الباری :۴۶۰/۲) اللہ تبارک وتعالی ان ایام کی قسم کھاتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے "وَالْفَجْرِ، وَلَيَالٍ عَشْرٍ، وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ" (الفجر: ۱۔۳) ,,قسم ہے فجر کی، اور دس راتوں کی، اور جفت اور طاق کی،، (سورہ الفجر:۱-۳) اللہ تعالی نے ان دس راتوں کی قسم کھائی ہے جو اس کی عظمت وبزرگی کی دلیل ہے، حافظ ابن کثیرؒ کہتے ہیں کہ سیدنا ابن عباسؓ، عبداللہ بن زبیرؓ، امام مجاہدؒ اور اس کے علاوہ دیگر سلف وخلف میں سے اکثر لوگوں کی رائے یہی ہے کہ ان دس راتوں سے

مراد ذی الحجہ کی ابتدائی دس راتیں ہیں۔ نیز جمہور کی بھی یہی رائے ہے۔ (تفسیر ابن کثیر: سورۃ الفجر:۱) ,,شفع اور وتر،، کی تفسیر کرتے ہوئے امام قتادہؒ اور عکرمہؒ کا قول نقل کرتے ہیں کہ ,,شفع،، سے مراد قربانی کا دن اور ,,وتر،، سے مراد یوم عرفہ (۹/ذی الحجہ) ہے۔ (تفسیر الطبری، سورۃ الفجر)

یہ مہینہ حرمت والے مہینوں میں سے ایک ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے: ,,مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک کتاب اللہ میں بارہ کی ہے، اسی دن سے جب سے آسمان وزمین کو اس نے پیدا کیا ہے ان میں سے چار حرمت وادب کے ہیں یہی درست دین ہے (التوبہ:۳۶) نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں: افضل ایام الدنیا ایام العشر (جامع الصغیر :۲۰۱۳ صحیح) دنیا کے تمام دنوں میں سب سے افضل ذی الحجہ کے دس ایام ہیں،، اسی لئے سلف صالحین اس عشرہ میں مختلف قسم کے عبادات کا خصوصی اہتمام کیا کرتے تھے، حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ (متوفی: ۹۵ھ)، جب ذی الحجہ کا یہ عشرہ آتا تو اپنی طاقت بھر خوب محنت ومجاہدہ کرتے،، (صحیح الترغیب والترہیب: ۱۲۴۸)

عشرۃ ذی الحجہ کے اعمال اللہ تعالی کو سب سے زیادہ محبوب اور پسندیدہ ہیں۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالی کے نزدیک تمام دنوں میں کئے گئے صالح اعمال میں سب سے زیادہ پسندیدہ عمل ذی الحجہ کے ابتدائی دس دنوں کا عمل ہے، صحابہ کرامؓ نے پوچھا، اللہ کے رسول! اللہ کے راستے میں جہاد کرنا بھی نہیں؟ فرمایا، ہاں! اللہ کے راستے میں جہاد کرنا بھی اتنا محبوب نہیں ہے۔ سوائے اس شخص کے جو اپنی جان ومال کے ساتھ اللہ کے راستے میں نکلے اور پھر کسی چیز کے ساتھ واپس نہ لوٹے، یعنی شہید ہوجائے۔،، /صحیح بخاری: ۹۶۹، ابوداود: ۲۴۳۸) ایسے ہی قربانی کے دن کی فضیلت نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ,,اللہ تعالی کے نزدیک سب عظیم ترین دن قربانی کا دن ہے پھر قربانی کے بعد گیارہویں ذی الحجہ کا دن ہے (سنن ابی داود: ۱۷۶۵، صححہ الالبانی)

عشرہ ذی الحجہ کے مستحب اور پسندیدہ اعمال:

☆ چاند دیکھنے کے بعد ناخن اور بال کا حکم

,,ذی الحجہ کا چاند دیکھنے کے بعد قربانی کرنے تک ناخن، بال، چمڑی وغیرہ نہ کاٹے جائیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی ذی الحجہ کا چاند دیکھ لے اور قربانی

کا ارادہ رکھتا ہو تو اپنے بال اور ناخن نہ کاٹے،، صحیح مسلم ۱۹۷۷) اور اگر کوئی شخص قربانی کا ارادہ رکھنے کے باوجود بھول کر یا لاعلمی میں چاند دیکھنے کے بعد اپنے بال یا ناخن کاٹ لے تو اس پر کوئی کفارہ نہیں ہے، بلکہ ایسا شخص معذور ہے، البتہ جس نے عمداً یہ کام کیا اسے اللہ سے توبہ واستغفار کرنی چاہیے، اور اس کی قربانی صحیح ہوگی، البتہ ایسا شخص عاصی ونافرمان ہوگا، (الشرح الممتع لابن عثیمین :۵۳۳/۷) کیونکہ اس نے ایک تاکیدی سنت کی مخالفت کی ہے،، ☆قربانی کرنے والے کے اہل وعیال کے لئے عشرہ ذی الحجہ میں رخصت ہے کہ وہ بال اور ناخن وغیرہ کاٹ سکتے ہیں، مذکورہ حدیث میں تحریم کا حکم خاص ہے اس شخص کے لئے جو اپنے مال سے جانور خرید کر قربانی کا ارادہ رکھتا ہے، (فتاوی اسلامیہ: ۳۱۶/۲) البتہ جس روایت میں نبی کریم ﷺ نے قربانی نہ کرنے والے کے لئے بھی ناخن اور بال وغیرہ نہ کاٹنے کی ہدایت دی ہے، اس روایت کو بعض علماء نے ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ابوداود: ۴۸۲)

☆ افضل ترین عمل

عشرہ ذوالحجہ میں انجام دیے جانے والے اعمال میں سب سے افضل ترین عمل مناسک حج وعمرہ کی ادا ہے، یہ وہ عظیم ترین عبادت ہے جس کا بدلہ جنت ہے، جیسا کہ سیدنا ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ,,ایک عمرہ دوسرے عمرہ کے درمیان گناہوں کا کفارہ ہے، اور حج مبرور کا بدلہ جنت ہے،، (صحیح بخاری: ۱۷۷۳)

☆ نمازوں کا اہتمام

نماز ایک اہم ترین فریضہ ہے جس کی ادائیگی ہر شخص پر ہمیشہ اور ہر جگہ رہتے ہوئے واجب ہے، مگر جب خیر وبرکت کے ایام ہوں تو فرائض کے ساتھ سنن ونوافل کا خاص اہتمام کیا جانا چاہیے، اللہ تعالی کی قربت ونزدیکی کے حصول کا بہترین ذریعہ ہیں، حدیث قدسی میں اللہ تعالی فرماتا ہے: ,,میرا بندہ جس عمل کے ذریعہ میرا قرب حاصل کرتا ہے اس میں سب سے پسندیدہ چیز وہ ہے جو میں نے اس پر فرض کیا ہے، اور میرا بندہ برابر نوافل کے ذریعہ میرا قرب حاصل کرتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں،، (صحیح بخاری: ۶۵۰۲) اسی طرح حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ,,تم کثرت سجود کو لازم پکڑو، تم اللہ کے لئے جو بھی سجدہ کرتے ہو اللہ تعالی اس کے ذریعہ تمہارا ایک درجہ بلند فرمادیتا ہے، اور تمہارے ایک گناہ مٹادیتا ہے،، (صحیح مسلم: ۴۸۸)

☆ روزہ رکھنا

ہنیدہ بنت خالد رسول اللہ ﷺ کی بعض ازواج مطہرات سے روایت کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ : ,,ذی الحجہ کے ابتدائی ۹/دن کا روزہ رکھتے اور یوم عاشورا (دسویں محرم) اور ہر مہینے کے تین دن کا روزہ رکھتے تھے (سنن ابی داؤد : ۲۴۳۷، صحیح الالبانی)، امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں : (شرح نووی : ۸/۷۱)، ,اس عشرہ میں روزہ رکھنا انتہائی پسندیدہ اور مستحب ترین عمل ہے، خاص طور پر ۹/ ذی الحجہ کا روزہ اور یہی عرفہ کا دن ہے،، ۹/ذی الحجہ جس دن حجاج کرام میدان عرفہ میں وقوف کرتے ہیں، حاجی اور غیر حاجی سب کے لئے بڑی فضیلت والا دن ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ,,بہترین دعاء عرفہ کے دن کی جانے والی دعاء ہے، سب سے بہتر دعاء جو میں اور مجھ سے پہلے انبیاء کرام نے کی ہے: ,, لاَ إِلَـهَ إِلّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَـهُ لَـهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيءٍ قَدِيرٌ. (سنن ترمذی: ۳۵۸۵ حسنۃ الالبانیؒ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ یوم عرفہ کے دن اللہ اپنے جتنے زیادہ بندوں کو جہنم سے آزاد کرتا ہے، اتنا کسی اور دن نہیں کرتا، اور اس دن اللہ اپنے بندوں سے قریب ہوتا ہے اور فرشتوں پر فخر کرتا ہے۔ اور کہتا ہے میرے ان بندوں کا کیا ارادہ ہے۔ (مسلم : ۱۳۴۸) حج جیسی عظیم ترین عبادت میں وقوف عرفہ ایک حاجی کے لئے رکن کی حیثیت رکھتی ہے، اسی اہمیت کے پیش نظر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ,,حج تو دراصل عرفہ ہی ہے،، (صحیح الجامع :۲/۳۱۷۲) عرفہ کے دن کا روزہ غیر حاجی کے لئے اپنے گھروں اور بستیوں میں بڑی فضیلت اور اجر وثواب والا عمل ہے، نبی کریم ﷺ سے یوم عرفہ کے روزے کے بارے میں پوچھا گیا، تو آپ نے فرمایا: ایک سال پہلے اور ایک سال بعد کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔ (صحیح مسلم : ۱۱۶۲) لہذا ہر مسلمان مرد وعورت کو اس فضیلت کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے، اور یہ بھی خیال رہے کہ اس مسئلہ میں اختلاف کے باوجود راجح موقف یہی ہے کہ یوم عرفہ کے تعیین میں ہمارے اپنے ملک کے مطلع (طلوع وغروب) کا اعتبار کیا جائے گا، جس دن ہمارے یہاں ۹/ذی الحجہ کی تاریخ ہوگی ہمارا یوم عرفہ اسی دی ہوگا، سعودی کی رؤیت کا اعتبار کر کے وہاں کی تاریخ کے حساب سے یوم عرفہ کا روزہ رکھنا صحیح دلائل کی روشنی میں مناسب معلوم نہیں ہوتا۔ واللہ اعلم بالصواب۔ البتہ حجاج کرام کے لئے عرفہ کے دن کا روزہ رکھنا ثابت نہیں ہے، سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ,,عرفہ

کے دن لوگوں کو نبی کریم ﷺ کے روزہ سے متعلق شک ہوا، اس لئے انہوں نے آپ کی خدمت میں دودھ بھیجا، آپ اس وقت عرفات میں وقوف فرماتے، آپ نے وہ دودھ پی لیا، اور سب لوگ دیکھ رہے تھے۔،، (صحیح بخاری:۱۹۸۹)

☆ ذکر واذکار

پورا عشرہ ذی الحجہ مع ایام تشریق کثرت کے ساتھ اللہ تعالی کا ذکر اس کی تسبیح وتحمید تہلیل وتکبیر بیان کرنی چاہیے، اللہ تعالی کا ارشاد ہے (واذكروا الله فی ايام معدودات (البقرہ: ۲۰۳) ,,گنتی کے چند دنوں میں اللہ کا ذکر و،، جس کی تفسیر میں علماء نے فرمایا ہے کہ اس سے مراد ایام عشرہ ذی الحجہ ہیں: امام سیوطی رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ,(تفسیر الجلالین: سورۃ الحج: ۲۸)، ,اس سے عشرہ ذی الحجہ یا یوم عرفہ یا قربانی کا دن اور ایام تشریق مراد ہے،، اس آیت کے بارے میں امام بخاری رحمہ اللہ لکھتے ہیں: اس سے مراد ذی الحجہ کے دس (ابتدائی) ایام ہیں اور دوسری آیت میں ,,المعدودات،، سے مراد: ایام تشریق (قربانی کا دن اور اس کے بعد کے تین دن مراد ہیں) اور سیدنا عبداللہ بن عمر، سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما ذی الحجہ کے دس دنوں میں بازار نکل جاتے، یہ دونوں تکبیر بلند کرتے اور ان کے ساتھ دوسرے لوگ بھی تکبیر کہتے (صحیح بخاری: باب فضل العمل فی أيام التشريق) اسی لئے علماء نے ان دنوں میں کثرت سے ذکر کرنے کو مستحب بتایا ہے، اسے کسی وقت یا کسی شخص یا کسی ہیئت وکیفیت کے ساتھ خاص کرنا درست نہیں ہے، اور سنت یہی ہے کہ ہر آدمی تنہا تکبیر کہے۔ سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالی کے نزدیک محبوب ترین کلمات چار ہیں: سبحان الله، الحمد لله، لااله الا الله، الله اكبر، اور ان تسبیحات کے کہنے میں تم کسی بھی کلمے سے شروع کر سکتے ہو،، (صحیح مسلم :۳/۲۱۷۳) دراصل ایک مسلمان مرد وعورت کے لئے اللہ تعالی کی عظمت وبڑائی کا اعتراف اور اس کی ہیبت واجلال کا حقیقی تصور اللہ تعالی کی نافرمانی، اس کے محارم سے اجتناب کرنے اور عبادت و بندگی، اطاعت وفرمانبرداری کی راہ میں نقطہ اعتدال پر قائم رکھنے کا بہترین ذریعہ ہے،

اللہ تعالی ہم سب کو فرائض وعبادات پر استقامت نصیب فرمائے، آمین،

Smile Print, Chembur 9819889864

کی اہم عبادات

البر فاؤنڈیشن

۱، ونجارا مینسن، گن پاؤڈر روڈ، مجگاؤں، ڈاکیاڈ روڈ، ممبئی ۱۰۔

موبائل: Cell : 09769403571 / 09987021229

ای میل: albirr.foundation@gmail.com

ویب سائٹ: www.albirr.in